پھیل گئی۔ ادھر روس نے بھی یہ دیکھ کر کہ جرمنی سارے پولینڈ کو اکیلا ہی ہڑپ کرلیگا عقب سے پولش فوجوں پر پورے زور شور سے حملہ کردیا۔ پولینڈ کی فوج کے لیے اب کوئی چارہ کار نہیں تھا، بالآخر اُسے ہتھیار ڈال دینے ہی پڑے۔ روس اور جرمن نے مل کر پولینڈ کے علاقوں کو تقسیم کرلیا۔

اُردو لٹریچر میں گراں قدر اضافہ

بین الاقوامی سیاسی معلومات

تمام دنیا کی سیاسیات سے متعلق افراد و اقوام، ممالک و مقامات اور معاہدات و اصطلاحات کی مکمل یادداشت

آپ روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن مطالعہ کے دوران میں آپ کے سامنے ایسے بیشمار الفاظ آتے ہیں جن کا صحیح مطلب سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے خبروں اور واقعات کی اہمیت اور اُن سے پیدا ہونے والے نتائج کو اچھی طرح نہیں سمجھا جاسکتا۔ سیاسی معلومات میں بین الاقوامی سیاسیات میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحات، قوموں کے درمیان سیاسی معاہدات، بین الاقوامی شخصیتوں اور تمام ممالک و اقوام کے تاریخی، سیاسی اور جغرافیائی حالات کو نہایت سہل اور دلچسپ انداز میں ایک جگہ جمع کردیا گیا ہے جس کے بعد بین الاقوامی سیاست کو سمجھ لینا نہایت آسان ہوجاتا ہے۔

سیاسی معلومات کی اشاعت دراصل اُردو ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے اور تمام اسکولوں مدرسوں، لائبریریوں، اخبارات کے دفتروں میں اس کی موجودگی ضروری ہے علمی اور سیاسی کام کرنیوالوں کے لیے یہ کتاب نہ صرف بہترین رفیق بلکہ ایک اچھا اُستاد ثابت ہوسکتی ہے۔ صفحات ۲۳۶ قیمت مجلد ایک روپیہ بارہ آنے (عہ۱ر)

مینجر مکتبۂ برہان قرولباغ نئی دہلی

تلخیص و ترجمہ

عربی زبان زیادہ وسیع ہے یا فرانسیسی؟

ذیل کا مضمون اُستاذ حسن شریف کے قلم سے الہلال مصر میں شائع ہوا تھا۔ فاضل مقالہ نگار نے جو بحث کی ہے بہت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ موضوع بحث پر اس سے بہت زیادہ جامع اور مدلل طریقہ پر گفتگو کی جا سکتی ہے۔ موصوف نے صرف کلمات مفردہ پر موازنہ کا انحصار رکھا ہے۔ اگر افعال وحروف اور صلات اور اسماء کے اوزان اور پھر مختلف خیالات کے اظہار کے لیے عربی اور دوسری زبانوں کے اسالیب بیان کا فرق۔ ان سب چیزوں کو سامنے رکھ کر بحث کی جائے تو بہت پُرلطف اور عمدہ بحث ہوسکتی ہے۔ تاہم اس مختصر سے مضمون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بھی کچھ کم مفید اور دلچسپ نہیں ہے۔ ہم ذیل میں اس کا ملخص ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ (برہان)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ وسیع اور سرمایہ دار زبان ہے۔ انسان کا کوئی حقیقی یا خیالی تصور ایسا نہیں ہے جس کو صاف صاف بیان کرنے کے لیے عربی زبان میں کوئی لفظ نہ ہو۔ فکر، جذبات، حواس کے ذریعہ سے جو معانی انسان کے قلب و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں یا زندگی کی جو طبعی صورتیں آئینۂ خیال میں عکس پذیر ہوتی ہیں، یا جو وساوس و خطرات اور میلانات و رجحانات نفس انسانی کے دروازہ پر دستک دیتے ہیں اُن میں سے کوئی باریک سے باریک اور دقیق سے دقیق وسوسۂ و خیال بھی ایسا نہیں ہے جس کو مکمل طور پر کسی عربی لفظ کے ذریعہ ظاہر نہ کیا جا سکتا ہو۔

صرف یہی نہیں بلکہ حالت، رنگ، درجہ اور کیفیت و مقدار کے ذرا ذرا سے فرق کے لحاظ سے عربی میں ایک چیز کے لیے کئی کئی لفظ موجود ہیں جن کو عام لوگ مترادف سمجھتے ہیں اور وہ درحقیقت مترادف نہیں ہوتے بلکہ ان الفاظ میں سے ہر لفظ الگ الگ ایک نئی کیفیت و حالت کی نقاشی کرتا ہے مثلاً عربی میں ظماٗ۔ صدی۔ اُوام۔ اور ہیام یہ سب پیاس کے لیے بولے جاتے ہیں لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ اگر پیاس ہلکی ہو اور پانی کی طرف یک گونہ رغبت پائی جائے تو اس کے لیے "عطش" بولا جاتا ہے۔ پھر اگر اس میں شدت پیدا ہو جائے تو "ظماء" اور اگر اس حالت میں اور تیزی پیدا ہو جائے تو "صدی" کہا جاتا ہے۔ اسی طرح صدی بڑھ کر "اوام" بنجاتا ہے۔ اور جب پیاس کی شدت انتہا کو پہنچ جائے اور عنانِ صبر و قرار کفِ اختیار سے نکلجائے تو اب اس حالت کو "ہیام" سے تعبیر کرینگے۔ اسی طرح محبت کے مختلف مدارج و مراتب کے اعتبار سے محبت کے لیے بھی عربی میں متعدد الفاظ ہیں۔ مثلاً عِشق۔ غرام۔ ولع، وَلَہ اور تیم۔ ان میں سے ہر لفظ ایک جُدا کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس بنا پر ایک لفظ کا استعمال دوسرے لفظ کے موقع پر غلط ہوگا۔

عربی زبان کی یہی وہ خصوصیت ہے جس کی وجہ سے جو خیال اور معنیٰ دوسری بڑی بڑی زبانوں میں کئی کئی لفظوں اور جملوں میں ادا ہوتا ہے وہ بڑی سہولت اور آسانی سے عربی کے ایک لفظ سے ادا ہو جاتا ہے۔ فرض کیجیے کوئی شخص پیاس سے مر رہا ہے تو عربی زبان میں اس پورے مطلب کو ظاہر کرنے کے لیے "ھو ہائم" کہدینا کافی ہوگا۔ اس کے برخلاف اگر اسی مفہوم کو فرانسیسی زبان میں بیان کیا جائے تو ہائم کے بجائے تین لفظ "Mourant de Soif" بولنے ہونگے اور مزید توضیح کرنی ہو تو پھر ان سات لفظوں "Sur le point de mourir de soif" میں مطلب کا اظہار ہوسکیگا۔

بعض لوگ عربی زبان کا یہ نقص بتلاتے ہیں کہ اُس کے پاس جدید علوم و فنون کی اصطلاحات

اور نئی نئی صنعتوں اور ایجادوں کو بیان کرنے کے لیے خود اُس کے اپنے الفاظ نہیں ہیں لیکن اگر یہ کوئی نقص ہے تو زبان کا ہرگز نہیں، بلکہ اُن علمارِ زبان کا ہے جنہوں نے تمدنِ جدید کی تشکیل اور اُس کے نشو و ارتقار کے وقت اجتہادِ فکر سے کام لے کر نئے الفاظ وضع کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہرحال یہ عیب دائمی نہیں بلکہ اُس وقت تک کے لیے ہے جبکہ عربی زبان تمدنِ جدید کی طرف میلان و رجحان سے آزاد ہو جائیگی اور پھر جدید علوم و فنون اور صناعات و ایجادات کے لیے وہ دوسری زبانوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے تعریب و اقتراض کے ذریعہ وہ خود اپنے الفاظ استعمال کریگی۔ اور تمام اجنبی اور دخیل الفاظ سے پاک وصاف ہو جائیگی۔

اس کے ساتھ ہی اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ اب تک دنیا میں کوئی زبان بھی ایسی ایجاد نہیں ہوئی ہے جو دوسری زبانوں کے الفاظ کو اپنے قالب میں ڈھال کر استعمال نہ کرتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ وسیع زبان ہے لیکن وہ بھی السنۂ عالم کے اس قانونِ عام سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اِس بنا پر وہ علمارِ عربیت جو اقتراض (دوسری زبان کے لفظ کو قرض لے لینا) اور تعریب (کسی دوسری زبان کے لفظ کو عربی کے سانچہ میں ڈھال لینا) سے کترا کر نحت[1] (الفاظ کی کانٹ چھانٹ) اور اشتقاق[2] کے ذریعہ کام نکال لینا چاہتے ہیں اُن کو کچھ عرصہ کے بعد خود معلوم ہوگا کہ وہ ایک امرِ محال کا ارادہ کر رہے تھے۔ ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں کہ لغاتِ اجنبیہ سے جدید علوم و فنون اور صناعات و حِرَف کی اصطلاحات کو بعینہٖ قبول کر لیں۔ البتہ تلفظ کی دشواری کی وجہ سے اُن کو عربی قالب میں ڈھال لینا ہوگا۔ یہ واقعہ ہے کہ جو لوگ ریڈیو کے لیے مذیاع ٹیلیفون کے لیے ارزیز اور ٹرامو ے کے لیے جماز بولنا چاہتے ہیں وہ ایک فعلِ عبث کا ارتکاب کر رہے ہیں، اور سامعین کے ذہن و دماغ میں انتشار و پراگندگی پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کو زمانہ کی طبیعت گوارا نہیں

---

[1] یہ علم الالسنہ (فلالوجی) کی اصطلاح ہے انگریزی میں اس کو Syncopat کہتے ہیں [2] اسی انگریزی میں Derivation کہتے ہیں

کرسکتی۔

خود عرب کو دیکھیے، وہ بہ نسبت ہمارے اس پر زیادہ قدرت رکھتے تھے کہ یونان کی بعض صنعتوں کے لیے اپنے ہی لفظ نحت یا اشتقاق کرکے استعمال کریں لیکن اُنھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ یونانی الفاظ کو بیدریغ قبول کرلیا۔ اور اُن کو معرب بناکر اپنی زبان کے الفاظ کی طرح بولنے لگے۔ مثلاً وہ آلہ جس کے ذریعہ فضا میں سیاروں کا مقام دریافت کیا جاتا ہے، عرب چاہتے تو اُس کے لیے خود اپنی زبان کا کوئی لفظ متعین کرسکتے تھے لیکن اُنھوں نے اس کے بالمقابل یونانی لفظ "Astrolabe" کو اصطرلاب بناکر ہی بولنا پسند کیا۔ اصطرلاب کی طرح اور بھی الفاظ ہیں جو اجنبی زبانوں کے کارخانوں میں بنے ہیں مگر عربی میں بے تکلف بولے جاتے ہیں مثلاً: ہندسہ، کیمیا، بنج، کحول، تریاق، قانون، انبیق، اسورہ، منجنیق، سندس، سروال، دمقس، دیباج، استبرق، ابریق، صنجہ، انموذج، برنامج، درہم دینار۔ یہ اور ان کے علاوہ اجنبی زبانوں کے ہزاروں الفاظ ہیں جن کو تعریب کے ذریعہ عربی میں داخل کرلیا گیا ہے، انتہا یہ ہے کہ ان الفاظ میں سے بعض لفظ تو قرآن مجید میں بھی آئے ہیں۔ پھر اگر موجودہ زمانہ میں ہم بھی جدید علوم وفنون اور صنعتوں کی اصطلاحات کو اقتراض و تعریب کے ذریعہ عربی میں بولنے لگیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس صورت میں الفاظ کو سمجھنا بھی آسان ہوگا، اور وقت کی بچت بھی ہوگی اور اُن طریقوں کی پیروی ہوگی جن کو ہمارے اسلاف نے اختیار کر رکھا تھا۔

اب آیئے ذرا عربی زبان اور فرانسیسی زبان کا موازنہ کرکے دیکھیں کہ ان دونوں میں کون زیادہ وسیع ہے اور کس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ دنیا بھر کے قلبی عواطف و جذبات اور ذہنی و دماغی افکار و احساسات کو بدرجۂ اتم بیان کرسکے ہم نے موازنہ کے لیے فرانسیسی زبان کا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ عام طور پر اہل فرانس اور دوسرے علماءِ لغت بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ زبان دنیا کی سب زبانوں سے زیادہ سرمایہ دار اور وسیع ہے۔ پس اگر عربی اس زبان کے مقابلہ میں وسیع تر

ثابت ہوئی تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ متمول اور کامل و مکمل زبان ہے۔
اب ہم ذیل میں عربی کی وسعت اور فرانسیسی زبان کی تنگ دامانی کے چند نمونے پیش کرتے ہیں
عربی میں اُس خوشی کے لیے جو کسی دشمن کی مصیبت زدگی پر طبعاً دل میں پیدا ہوتی ہے۔ شماتت کا لفظ بولا جاتا ہے لیکن اس کے بالمقابل آپ فرانسیسی زبان کی ڈکشنری اول سے آخر تک پڑھ جائیے، آپ کو کہیں ایک لفظ بھی اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے نہیں ملیگا اور اس مفہوم کو ادا کرنا ہی ہوگا تو اس طرح کہینگے۔

"Se rejour du malheur de son ennemi"

پھر اگر تم دشمن کے پاس جا کر اپنی شماتت کا اظہار کرو تو اس کے لیے عربی میں تشفی کا لفظ بولتے ہیں لیکن فرانسیسی زبان میں اس مفہوم کے لیے کوئی مفرد لفظ نہیں ہے اور اس کے لیے پورا ایک جملہ مرکبہ بولنا پڑتا ہے۔ یعنی یوں کہتے ہیں۔

"Manifester as rejouissance du malheur de son ennemi"

اسی طرح فرانسیسیوں کے ہاں ندامت کو "Repentir" اور کفارہ کو Penitence کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ لوگ توبہ کے مفہوم سے بالکل آشنا نہیں ہیں اس لیے اس کے واسطے ان کی زبان میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ مکابرہ اور مہاترہ عربی کے بہت عام لفظ ہیں جن کو اخبار بین اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن فرنچ میں ان کے مفہوم و معنیٰ کو ادا کرنے کیلئے کوئی مستقل لفظ نہیں ہے۔
کسی شخص کو اگر کسی مرض یا کسی عیب پر شرم دلائی جائے تو اُسے عربی میں تعییر کہتے ہیں لیکن فرنچ لوگ اس سے بالکل ناواقف ہیں وہ ایسے موقع پر یوں بولتے ہیں

"Ne me reprochez pas mon infirmiti"

جس کے معنی یہ ہیں کہ "تم میری آفت پر میری گرفت مت کرو" اسی طرح احسان جتانے کے لیے فرنچ میں

کوئی لفظ نہیں ہے حالانکہ عربی میں اُسے مَنّ کہتے ہیں۔ اس مفہوم کو بھی ایک طویل جملہ

"Rappeler ses bienfaits a quelq un"

میں ادا کرنا پڑتا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ فرانسیسی زبان میں عربی کے دو لفظ بخل اور ضن کے مقابلہ میں کوئی لفظ ہی نہیں ہے۔ اس کی تاویل بجز اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ یہ لوگ اخلاقی اعتبار سے اتنے بلند ہیں کہ گویا انہیں بخل کی خبر ہی نہیں ہے۔ عربی کے ان دو لفظوں میں معنیٰ کے لحاظ سے فرق یہ ہے کہ بخل مال میں کنجوسی کرنے کو کہتے ہیں اور "ضن" کسی شخص کو نصیحت کی بات بتانے یا کسی اچھی اور مفید بات کی تلقین کرنے میں بخل کہتے ہیں۔ فرنچ میں مصادر کثرت سے ہیں اور انہی میں سے "Avarice" اور "Lesinerie" ہیں لیکن بخل اور ضن کا مضمون ان سے ادا نہیں ہوتا۔ پھر اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ فرانسیسی زبان میں جھوٹ بولنے کے لیے تو ایک لفظ ہے۔ یعنی "Mentir" لیکن تمام لغت میں کوئی فعل ایسا نہیں ہے جو سچ بولنے کی فضیلت پر دلالت کرتا ہو۔ اس بنا پر صَدَق (اُس نے سچ کہا) کی جگہ یہ لوگ "Dire la verite" کہتے ہیں جو عربی جملے "قَالَ الصِّدْق" کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح فرنچ زبان میں حسد کو Envie اور غیرت کو Jalousie کہتے ہیں، لیکن غبطہ کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ علیٰ ہذا اس زبان میں ملامت کرنے۔ بُرا بھلا کہنے۔ باز پرس کرنے کے لیے الفاظ موجود ہیں لیکن "عتاب" کے مفہوم خاص کو ادا کرنے کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ عتاب کے معنی ہیں "محبت آمیز ملامت" فرانسیسوں کو یہ معنی بیان کرنے ہوتے ہیں تو یوں کہتے ہیں "Reproche amical" اور سُنئے فرنچ زبان میں رغبت اور اشتہا کے لیے الفاظ ہیں لیکن شوق کے مفہوم سے تمام زبان عاری ہے گویا یہ لوگ اس کا تصور بھی نہیں رکھتے۔ اسی طرح عربی لفظ ترجیح کے مقابلہ میں فرنچ میں کوئی لفظ نہیں اس مفہوم کو بھی جملوں سے ظاہر کرتے ہیں مثلاً یوں کہینگے۔ "Je suis enchin a croire"